12470 - روزہ افطار کرنے کا وقت

سوال

کیا غروب شمس کے بعد روزہ افطار کرنا افضل ہے یا کہ آسمان سے روشنی ختم ہونے کا انتظار کرنا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزہ جلد افطار کرنا سنت ہے، وہ اس طرح کہ غروب شمس کے فورا بعد روزہ افطار کر لینا چاہیے، بلکہ ستارے نظر آنے تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا تو یہودیوں کا فعل ہے، اور رافضی و غالی قسم کے شیعہ بھی انہیں کے پیچھے چلتے ہوئے تاخیر سے افطاری کرتے ہیں، اس لیے عمدا جان بوجھ کر افطاری میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ اچھی طرح شام ہو جائے، اور نہ ہی اسے اذان کے آخر تک مؤخر کرنا چاہیے، کیونکہ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے.

سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہینگی تو ان میں خیر و بھلائی رہے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1856) صحیح مسلم حدیث نمبر (1098).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث میں غروب آفتاب کا ثبوت ملنے کے فورا بعد جلد افطاری کرنے پرابھارا گیا ہے، اور ا سکا معنی یہ ہے کہ: اس وقت تک امت کا معاملہ منظم رہے گا اور بہتری ہو گی جب تک وہ اس سنت پر عمل کرتے رہینگے، اور جب وہ افطاری میں تاخیر کرینگے تو یہ ان میں فساد و خرابی پیدا ہونے کی علامت ہو گی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (7 / 208).

اور ابن ابو عوفی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور جب شام ہوئی تو آپ نے ایک شخص کو کہا:

اتر كر میرے لیے ستو تیار كرو.

تو وہ كہنے لگا: اگر آپ تھوڑا انتظار كریں حتی كہ شام ہو جائے.

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

تر كر میرے لیے ستو تیار كرو، جب تم دیكھو كہ اس طرف سے رات آ گئی ہے تو روزہ دار كا روزہ افطار ہو گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1857) صحیح مسلم حدیث نمبر (1101).

اور ابو عطیہ بیان كرتے ہیں كہ میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كے پاس گئے اور عرض كیا:

اے ام المؤمنین محمد صلی اللہ علیہ وسلم كے صحابہ میں سے دو شخص ہیں ایك تو افطاری بھی جلد كرتا ہے، اور نماز بھی جلد ادا كرتا ہے، اور دوسرا افطاری میں تاخیر كرتا ہے،اور نماز بھی تاخیر سے ادا كرتا ہے.

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كہنے لگیں: كون ہے جو افطاری بھی جلد كرتا ہے اور نماز كی ادائیگی میں بھی جلدی كرتا ہے ؟

تو ہم نے عرض كیا: عبد اللہ یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما، تو وہ فرمانے لگیں: رسول كریم صلی اللہ علیہ و سلم بھی ایسے ہی كیا كرتےتھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1099).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہیں:

تنبیہ:

اس دور میں جو غلط اور بری قسم كی بدعات ایجاد ہو چكی ہیں ان میں یہ بھی ہے كہ رمضان المبارك میں دوسری اذان طلوع فجر سے تقریبا بیس منٹ قبل ہی كہہ دی جاتی ہے، اور كھانا پینا حرام ہونے كی علامت كے لیے جو چراغ لگائے گئے ہیں وہ بھی بند كر دیے جاتے، اور اسے ایجاد كرنے والےكا خیال یہ تھا كہ ایسا كرنے سے عباد میں احتیاط ہے، ا سكا علم چند ایك لوگوں كوہی ہوتا ہے.

اس فعل نے انہیں اس طرف لا كھڑا كیا ہے كہ وہ غروب آفتاب كے بعد تاخیر سے اذان دیتے ہیں، اور افطاری میں تاخیر كرنے لگےہیں، اور سحری میں جلدی جو كہ سنت نبویہ كےمخالف ہے، اس بنا پر ان میں خیر و بھلائی كم اور شر زیادہ ہو گیا ہے، اللہ تعالی ہی مدد گار ہے.

ديكهين: فتح البارى (4 / 199).

والله اعلم .